جاوید احمد غامدی

سیاق وسباق کے آئینہ میں (سولہویں اور آخری قسط)

مولانا فضل محمد یوسف زئی

جاوید احمد غامدی صاحب کا قلم

جاوید احمد غامدی صاحب ایک قادر الکلام صاحب قلم اسکالر ہیں۔ ادبی شہہ پاروں کے ضمن میں تلمیحات واشارات اور طنز وتشریحات وتاویلات کے اچھے خاصے ماہر ہیں۔ اپنے اس فن کے داؤ پیچ میں وہ کبھی مخاطب کو اچھی خاصی گالی دے جاتے ہیں، مگر قلم کی صفائی سے کسی کو احساس نہیں ہونے دیتے۔ میں غامدی صاحب کے چند چیدہ چیدہ کلمات ان کی کتابوں سے چن کر قارئین کے سامنے رکھتا ہوں اور اپنے مخاطبین کو یہ احساس دلانا چاہتا ہوں کہ جاوید غامدی صاحب کے خلاف اگر کہیں کسی کے قلم میں سختی دکھائی دیتی ہے تو وہ اسی کے قلم کے عمل کا ردِ عمل ہوتا ہے۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ جاوید غامدی کے قلم کی زَد میں

جناب غامدی صاحب کے صحابی رسول کی تحقیر وتوہین کے کلمات سے پہلے ایک ضابطہ اور قاعدہ سمجھ لینا چاہیے، وہ یہ ہے کہ تکمیل شریعت کے لیے اور امت کو شریعت کا عملی نمونہ دکھانے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام اعمال وافعال پر خود عمل فرمایا ہے جو اعمال وافعال عصمت نبوت کے منافی نہیں تھے، اگرچہ عام ماحول میں وہ بہت ہی ناآشنا اور ثقیل سمجھے جاتے تھے، جیسے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی سے نکاح کرنے کو عرب جاہلیت میں حرام سمجھتے تھے، چنانچہ اس رسم کو توڑنے کے لیے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی مطلقہ بیوی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر کے عرب جاہلیت کے ایک سخت ترین رواج کو توڑ ڈالا۔ یہ فعل چونکہ عصمت انبیاء کے منافی نہیں تھا، اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات مبارک کو اس کے توڑنے کے لیے پیش فرمایا۔ لیکن بعض افعال واعمال ایسے تھے کہ تکمیل شریعت کے لیے اس کا نمونہ پیش کرنا اگرچہ ضروری تھا، جیسے چوری کی پاداش میں ہاتھ کٹ جانا، زنا کی پاداش میں شادی شدہ کے لیے سنگسار ہو جانا، شراب پینے پر اسی (۸۰) کوڑوں کی سزا دینا، حد قذف میں اسی (۸۰)

افضل تو یہ مل سکتی ہے کہ اس نے اللہ کی رضا کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔‘‘

قارئین حضرات غور فرمائیں! لسانِ نبوت سے ان صحابہؓ وصحابیاتؓ کے لیے کس قدر عظیم بشارت سنائی جارہی ہے اور کس قدر ان کی منزلت اور عظمت بتائی جارہی ہے اور دوسری طرف دیکھئے کہ غامدی صاحب اور ان کے استاد امین احسن اصلاحی اور ان کے استاد حمید الدین فراہی کی طرف سے ان کے بارے میں کیا مغلظات سنائے جارہے ہیں، کم از کم یہ خیال تو کرتے کہ یہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ ہیں یا یہ خیال کرتے کہ مرنے کے بعد کسی کو اس طرح یاد کرنے کی ممانعت ہے یا یہ سوچتے کہ ہم تو بڑے اخلاق کے دعویدار ہیں اور دوسروں سے اس کے طلب گار ہیں، لیکن افسوس ہے کہ ان دانشوروں کا L صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور احادیث کے بارے میں بالکل خوارج اور روافض کا ہے۔

xfl î*G{

اس مضمون میں جو کچھ میں نے پیش کیا ہے، یہ تو غامدی صاحب کے منشور کے دفعات تھے، اس کے علاوہ غامدی صاحب کی مختلف کتابوں میں جو غلط نظریات موجود ہیں، اس کی ایک مختصر فہرست میں قارئین کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، تاکہ بطور خلاصہ حوالہ جات کے ساتھ غامدی صاحب کے غلط نظریات مسلمانوں کے سامنے آجائیں، ان کے سارے غلط نظریات کا پیش کرنا تو بہت لمبا کام ہے، لیکن چند اہم غلطیوں کی نشاندہی بطور مشتے از نمونہ خروارے پیش خدمت ہے۔ یہ عبارات اور حوالہ جات میں نے ’’غامدی مذہب کیا ہے؟‘‘ سے نقل کیے ہیں۔ غامدی صاحب کے عقائد ونظریات کی ایک i ملاحظہ ہو:

۱:......قرآن کی صرف ایک ہی قراءت درست ہے، باقی سب قراءتیں عجم کا فتنہ ہیں۔ (میزان، صفحہ:۲۵، ۲۶، ۳۲، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۲:......سنت قرآن سے مقدم ہے۔ (میزان، صفحہ:۵۲، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۳:......سنت صرف افعال کا نام ہے۔ اس کی ابتدا حضرت محمد ﷺ سے نہیں، بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوتی ہے۔ (میزان، صفحہ:۱۰، ۶۵، طبع دوم، اپریل، ۲۰۰۲ء)

۴:......سنت صرف ستائیس (۲۷) اعمال کا نام ہے۔ (میزان، صفحہ:۱۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۵:......حدیث سے کوئی اسلامی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا۔ (میزان، صفحہ:۶۴، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۶:......دین کے مصادر وماخذ قرآن کے علاوہ دین فطرت کے حقائق، سنت ابرا%o اور قدیم صحائف ہیں۔ (میزان، صفحہ:۴۸، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۷:......دین میں معروف اور منکر کا تعین فطرت انسانی کرتا ہے۔ (میزان، صفحہ:۴۹، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۸:......نبی ﷺ کی رحلت کے بعد کسی شخص کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ (ماہنامہ اشراق، دC ۲۰۰۲ء، صفحہ:۵۴، ۵۵)

۹:......زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر نہیں ہے۔ (قانونِ عبادات، صفحہ:۱۱۹، طبع: اپریل ۲۰۰۵ء)

www.banuri.edu.pk

۱۰:...... اسلام میں موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) پر دی جاسکتی ہے۔ (برہان، صفحہ:۱۴۳، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۱۱:...... دیت کا قانون وقتی اور عارضی تھا۔ (برہان، صفحہ:۱۸، ۱۹، طبع چہارم، جون، ۲۰۰۶ء)

۱۲:...... قتل خطأ میں دیت کی مقدار منصوص نہیں ہے اور یہ ہر زمانے میں تبدیل کی جاسکتی ہے۔ (برہان، صفحہ:۱۸، ۱۹، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۱۳:...... عورت اور مرد کی دیت (Blood Money) برابر ہوگی۔ (برہان، صفحہ:۱۸، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۱۴:...... مرتد کے لیے قتل کی سزا نہیں ہے۔ (برہان، صفحہ:۱۴۰، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۱۵:...... شادی شدہ اور کنوارے زانی دونوں کے لیے ایک ہی حد سو کوڑے ہے۔ (میزان، صفحہ: ۲۹۹، ۳۰۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۱۶:...... شراب نوشی پر کوئی شرعی سزا نہیں ہے۔ (برہان، صفحہ:۱۳۸، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

۱۷:...... غیر مسلم بھی مسلمانوں کے وارث ہوسکتے ہیں۔ (میزان، صفحہ:۱۷۱، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۱۸:...... سور کی کھال اور چربی وغیرہ کی تجارت اور ان کا استعمال شریعت میں ممنوع نہیں ہے۔ (ماہنامہ اشراق، اکتوبر ۱۹۹۸ء، صفحہ:۷۹۔ میزان، صفحہ:۳۲۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۱۹:...... عورت کے لیے دوپٹہ یا اوڑھنی پہننا شرعی حکم نہیں۔ (ماہنامہ اشراق، مئی ۲۰۰۲ء، صفحہ:۴۷)

۲۰:...... کھانے کی صرف چار چیزیں ہی حرام ہیں: خون، مردار، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ۔ (میزان، صفحہ:۳۱۱، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۲۱:...... بعض انبیاء قتل ہوئے ہیں، مگر کوئی رسول کبھی قتل نہیں ہوا۔ (میزان، حصہ اول، صفحہ:۲۱، طبع ۱۹۸۵ء)

۲۲:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ (میزان، حصہ اول، صفحہ:۲۲، ۲۳، ۲۴، طبع ۱۹۸۵ء)

۲۳:...... یاجوج ماجوج اور دجال سے مراد مغربی اقوام ہیں۔ (ماہنامہ اشراق، جنوری، ۱۹۹۶ء، صفحہ:۶۱)

۲۴:...... جانداروں کی تصویریں بنانا بالکل جائز ہے۔ (ادارہ المورد کی کتاب ''تصویر کا مسئلہ'' صفحہ:۳۰)

۲۵:...... موسیقی اور گانا بجانا بھی جائز ہے۔ (ماہنامہ اشراق، مارچ، ۲۰۰۴ء، صفحہ:۱۸، ۱۹)

۲۶:...... عورت مردوں کی امامت کراسکتی ہے۔ (ماہنامہ اشراق، مئی ۲۰۰۵ء، صفحہ:۳۵ تا ۴۶)

۲۷:...... اسلام میں جہاد و قتال کا کوئی شرعی حکم نہیں۔ (میزان، صفحہ:۲۶۴، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

۲۸:...... کفار کے خلاف جہاد کرنے کا حکم اب باقی نہیں رہا اور مفتوح کافروں سے جزیہ لینا جائز نہیں۔ (میزان، صفحہ:۲۷۰، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء)

اہل علم جانتے ہیں کہ مذکورہ بالا تمام عقائد و نظریات قرآن وسنت اور اجماعِ امت کے خلاف ہیں اور ان سے دین اسلام کے مسلمات کی نفی ہوتی ہے جو موجب کفر ہے۔

(ماخوذ از ''غامدی مذہب کیا ہے؟'' تالیف پروفیسر مولانا محمد رفیق صاحب، از صفحہ:۱۲ تا ۱۵)

www.banuri.edu.pk